واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا پانچ بجے ''بیت الرشید'' کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں بارہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو بچے شامل تھے اور ان کی تعداد 69 تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عطاء الکریم نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم رشیق احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔

بعد ازاں عزیزم حسّان احمد باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

مسیح وقت اب دنیا میں آیا   خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

ترنّم اور خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی نظم پڑھی ہے، جرمنی میں اچھی آوازیں پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کون کون سے ہیں جن کا جامعہ میں جانے کا ارادہ ہے، ڈاکٹر بننے کا ارادہ ہے، کتنے میڈیکل کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ کتنے کا انجینئرز بننے کا ارادہ ہے؟ طلباء نے باری باری ہاتھ کھڑے کئے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ جانے والے تو تین چار ہیں اور ڈاکٹر بننے والے بھی تین چار ہیں۔ اسی طرح انجینئرز بننے والے بھی تین چار ہیں اور ٹیچرز دو ہیں۔ ایک بچے نے بتایا کہ Law میں جانے کا ارادہ ہے۔

ایک بچے کی عمر 14 سال تھی۔ حضور انور نے اس کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ سال کی عمر ہونے کے بعد پھر اپنے وقف کی تجدید کرنی ہوگی۔ بتانا ہوگا کہ وقف میں رہنا چاہتا ہوں یا نہیں رہنا چاہتا۔ حضور انور نے پندرہ سال سے اوپر کے بچوں سے دریافت فرمایا تو سب نے بتایا کہ ہم نے یہ لکھ کر دے دیا ہوا ہے کہ ہم وقف میں رہنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے جو طلباء جامعہ احمدیہ میں نہیں جا رہے ان کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد یہ لکھ کر دینا پڑے گا کہ ہم نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی ہے، اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ تو جماعت آپ کے بارہ میں فیصلہ کرے گی کہ کوئی خدمت، کوئی کام آپ کے سپرد کرنا ہے یا کہے گی کہ دو چار سال اپنا کام کر لو یا مزید تعلیم حاصل کرو، جماعت کو جب بھی ضرورت ہوگی تو آپ کو لے لیا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ آپ کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ آپ آزاد نہیں ہیں۔ وقف کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پڑھائی ختم کر کے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کر دیا۔ آگے جماعت جہاں چاہے کام لے، جرمنی میں لے، یورپ میں لے، افریقہ میں بھجوا دے یا ساؤتھ امریکہ کے ممالک میں بھیج دے۔ جو انجینئرز بن رہے ہیں ان کو ساؤتھ امریکہ کے ممالک میں بھجوا دے کہ جاؤ وہاں اور مسجدیں بناؤ۔ اسی طرح جزائر ممالک ہیں۔ وہاں پر اس وقت احمدی کم ہیں۔ وہاں بھی سکول، ہسپتال کھلنے ہیں۔ وہاں ڈاکٹرز کو بھجوایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں میں آپ کو باقاعدہ ہونا چاہئے۔ تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ روزانہ تلاوت کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پڑھائی کی طرف بہت توجہ دیں تا کہ کسی اچھے اور مفید پروفیشن میں جا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: بازاروں میں سڑکوں پر چلتے ہوئے آپ میں اور دوسرے لڑکوں میں فرق ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ دوسرے لڑکوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈالی ہوئی ہیں اور چلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہاں ان ملکوں میں تو شاید بُرا نہ لگے لیکن اسلامی معاشرے میں ان حرکتوں کو پسند نہیں کیا جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے اندر قربانی کی روح ہونی چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا کہ حق لینے ہیں بلکہ یہ سوچنا ہے کہ دوسروں کو اُن کے حق دینے ہیں۔ آپ میں یہ روح ہوگی تو آپ کامیاب واقف نو ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے محض وقف نو کی تعداد نہیں بڑھانی بلکہ جو اصل اعلیٰ معیار ہے اس کو لینا ہے۔

ایک طالبعلم کو حضور انور نے فرمایا: اگر بیالوجی میں دلچسپی ہے اور اچھے گریڈ آتے ہیں تو پھر میڈیسن کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جن کو فزکس، کیمسٹری یا سائنس کے مضامین میں دلچسپی ہے وہ آگے پڑھیں اور Ph.D. کریں اور ریسرچ میں جائیں۔

ایک طالبعلم نے عرض کی کہ ڈپلومیٹک سروس میں جانا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت نے تو کوئی ڈپلومیٹک سروس نہیں بنانی۔ لکھ کر دو کہ یہ شوق ہے پھر جماعت آپ کو بتائے گی کہ کیا کرنا ہے۔ فیصلہ کر لو کہ وقف نو رہنا ہے یا نہیں؟ اگر رہنا ہے تو پھر ڈپلومیٹک سروس کیوں؟ لکھ کر دو کہ یہ میرا ارادہ ہے، مجھے یہ دلچسپی ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ عاجزی، انکساری کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کرو۔ اپنے دل میں فیصلہ کرو کہ مَیں نے عاجز بننا ہے۔ ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں''۔ خود اپنی کوشش سے عاجزی پیدا ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی کام کرلو تو یہ خواہش ہو کہ لوگ میری تعریف کریں، تو اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔ پس اپنے لئے دعا کرو اور پانچوں نمازیں پڑھا کرو، اپنی تعریف کروانے کی عادت اور اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی عادت سے بچو، باقی عاجزی کے حصول کے لئے کوشش کرو۔ عاجزی کوشش سے پیدا ہوتی ہے۔

اس سوال کے جواب پر کہ نوجوانی میں کس طرح خدا سے محبت پیدا کریں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ خدا تعالیٰ اپنی محبت پیدا کر دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. کہ اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا تو محبت بھی ہوگی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم میری راہ میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہو تو مَیں دو قدم آگے بڑھاتا ہوں اور جب میری طرف کوئی چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر دنیا کی خواہشات بڑھ جائیں، T.V. ڈراموں اور انٹرنیٹ پر اتنے مگن ہوں کہ نمازوں میں تاخیر ہو جائے تو پھر خدا کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس محبت کے حصول کے لئے اپنی خواہشات کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پروگراموں میں، کلاسز میں ترانے پڑھے جاتے ہیں۔ ان ترانوں کے الفاظ پر غور بھی کیا کرو اور اس پر عمل بھی کیا کرو۔

نماز میں لذّت کے حصول کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ لذّت حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ نماز کے الفاظ پر غور کرو۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھو تو بار بار سوچو، اس پر غور کرو اور اپنے اندر ایک درد پیدا کرو اور اپنے اوپر ایک رونے والی کیفیت بھی پیدا کرو۔ اس کا اثر دل پر بھی ہوتا ہے۔ پس دعا بھی کرو اور کوشش بھی کرو۔ نماز کا ہر لفظ سمجھ سمجھ کر پڑھو تو پھر توجہ پیدا ہوتی ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ عربی پڑھ رہا ہوں۔ مزید عربی کے حصول کے لئے کسی عرب ملک میں جاؤں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سیریا کے حالات تو آجکل خراب ہیں۔ مصر کے بہتر ہو رہے ہیں۔ اگر مصر کے حالات بہتر ہوگئے تو وہاں جا سکتے ہو۔ اچھی عربی زبان سیکھنے کے لئے سیریا اور مصر ہی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ اس سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کا دوسرا دورہ فرمایا ہے تو کیا جرمنی حضور انور کو بہت پسند ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی کی اہمیت یہ ہے کہ یہاں کی جماعت بڑی Active ہے۔ اس دفعہ ویسے میرے دل میں آیا کہ جرمنی جایا جائے۔ ناروے کی مسجد کا افتتاح بھی ہونا ہے تو جرمنی سے آگے ناروے By Air چلے جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: جرمنی کی اچھی Active جماعت ہے تو جو Active جماعتیں ہوں ان میں جانے کو دل چاہتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیشہ Active ہی رہیں۔ ہمبرگ میں بھی واقفین نو کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری اہلیہ سے کسی نے پوچھا کہ جرمنی آپ کا دوسرا گھر ہے۔ یہاں آپ بہت زیادہ آتے ہیں۔ اہلیہ نے کہا تیسرا ہے۔ سیکنڈ ہوم تو غانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب جنہوں نے ترانہ پڑھنا ہے وہ پڑھ لیں چنانچہ تین بچوں نے ترانہ پیش کیا جس کا پہلا بند درج ذیل ہے:

جرمن کی سرزمین ، تُو کر شکر صد ہزار   ملتا خلافتوں کا تجھے بار بار پیار
اپنے جلو میں لشکر برکت لئے جزار   اترا ہے آسماں کا یہاں اک حسیں اوتار
آیا ہے ہم میں پھر سے ہمارا یہ شہر یار   لگ جائے اس کو عمر ہماری یہ کردگار
ہم ہیں خدائی فوج کے ادنیٰ سے شہسوار   لیکن خدا کا شیر ہمارا سپہ سالار
تجدید عہد کرتے ہیں راہ خدا میں ہم   قربان جان و مال کریں گے ہزار بار

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھر کا ذکر ہو رہا تھا۔ پہلا گھر تو پاکستان ہی ہے۔ لندن اس لئے ہے کہ وہاں اب خلافت احمدیہ کو ستائیسواں سال شروع ہے اور وہاں والنٹیئرز بڑی محنت اور تندہی سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ عمومی والے گزشتہ ستائیس سال سے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور تھکے نہیں اور بہت قربانیاں کر رہے ہیں اس لئے اُن کا نمبر پہلا ہی ہے۔ جرمنی آؤں تو ہو سکتا ہے کہ یہاں کے خدام بھی لمبی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ لیکن دعا کریں کہ لندن سے کہیں جانا ہو تو پھر پاکستان ہی جائیں۔

واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس چھ بجے تک جاری رہی۔